احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل | 12-مئی 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 12 مئی 1998ء 15 محرم 1419 ہجری 12 ہجرت 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 99

تقویٰ کے لئے دعا

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ تقویٰ اور عفت مانگتا ہوں۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کردے۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقوی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کے تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابہ مقدور کار بند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 51-52)

عطیہ برائے گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 230-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما کر ممنون ہوں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے چند مستقل پروگرام

منگل کا دن

11-20 پشتو پروگرام
12-30 روحانی خزائن
1-00 لقاء مع العرب
2-00 اردو کلاس
3-15 طبی امور
4-30 فرنچ کلاس
7-00 ترجمہ قرآن کلاس

اخلاق کا سب سے بڑا تقاضا تقویٰ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اس بنیادی مضمون کو پیش نظر رکھو اور اخلاق کی درستی کو لوگوں کو کھینچنے کی نیت کے ساتھ وابستہ پھر بھی نہ کرو۔ یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ بہت ہی نازک اور اہم پہلو ہے اگر اس کو آپ نہیں سمجھیں گے تو آپ کے اخلاق کی درستی بے حقیقت اور بے معنی ہو جائے گی' اخلاق کی درستی اللہ کے تعلق سے ہے صرف۔ اللہ بد خلق کو پسند نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کا بد خلق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوئی شخص کسی روحانی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ پہلے با اخلاق انسان نہ ہو اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک سو سال پہلے یعنی 1896ء میں اپنی کتاب "(-) اصول کی فلاسفی" میں خوب کھول کھول کر بیان فرمایا' کوئی بھی شبہ باقی نہیں رہنے دیا۔ اس وہم میں مبتلا نہ ہو کہ تم بد خلق ہو اور خدا والے ہو' با اخلاق بننا لازم ہے۔ پہلے انسان با اخلاق بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو مراتب عطا کرتا ہے اس کے بغیر نہیں کیا کرتا۔

پس عہدہ جو ایک کوئی بھی عہدہ ہو اس عہدے کی حیثیت ہی کوئی نہیں اگر آپ با اخلاق نہیں ہیں۔ با اخلاق ہیں تو اس عہدے کے اوپر فائز ہونے کے اہل ہیں۔ اگر اہل نہیں ہیں اور فائز ہو گئے ہیں تو آپ کے اوپر ایک وبال بن جائے گا یہ' کیونکہ آپ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتے۔ پس اس پہلو سے تمام عالم کے احمدیوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ ان میں سے جس کو بھی مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا جائے وہ اہل ثابت ہوں۔ ایک یا دو کی بحث نہ رہے کہ وہ ہوں گے تو نمائندگی ہو گی تمام احمدیت کا عالم' تمام جہان مجلس شوریٰ کی اہلیت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خدام سے اس طرح پر ہو جائے کہ جس کو بھی پکڑا جائے جس کو بھی دیکھا جائے وہ اہلیت والا ہو۔

یہ جو مضمون ہے کہ اخلاق کے ساتھ اہلیت کا تعلق ہے اسی کے سمجھنے کے نتیجے میں یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ہر شخص مشورہ دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ جب اللہ کسی کو پسند فرماتا ہے تو اہلیت کے سارے تقاضے پیش نظر رکھتا ہے' ان تقاضوں میں یہ جو چند اخلاق کی باتیں میں نے کی ہیں صرف یہی نہیں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن میں سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیشہ خدا اس کے پیش نظر رہے' وہی مقصود ہو' اسی کو خوش کرنا اس کی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہو جائے۔ جب ایسا شخص ہو جو خدا کے تابع ہو' اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے تو اس کی عقل چمکتی ہے اس میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔

اور یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ کوئی شخص جو خدا تعالیٰ کی کامل ذات کے حوالے سے اپنے آپ کو جھکا کر اس کے تابع نہیں ہوتا اس کی عقل میں لازماً نقص رہ جاتا ہے کبھی وہ کوتاہ بین ہو جاتا ہے' وقتی تقاضوں کی خاطر اپنے دور کے مفادات کو قربان کر دیتا ہے کبھی وہ وقتی مفادات کی خاطر یا ملکی یا قومی' اپنے خاندانی مفادات کی خاطر دوسرے مفادات کو قربان کر دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں فساد کا موجب بنتا ہے۔ پس دوسرا اہم معاملہ جو بہت سے معاملات میں سے ایک اہم معاملہ ہے یہ ہے کہ اخلاق کا تعلق تو بنی نوع انسان سے ہے اس کا درست ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کوئی انسان مشورے کی اہلیت نہیں رکھتا مگر دینی امور میں اور بھی تقاضے ہیں اور ان تقاضوں میں سب سے بڑا تقاضا تقویٰ کا ہے یعنی انسانوں سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا اور اس کا توکل خدا پر ہو' بنی نوع انسان پر نہ ہو۔

(از خطبہ 28 مارچ 1997)

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

1 ہجرت 1377 ہش — 12 مئی 1998ء

عیادت کے آداب

مریضوں کی عیادت اور بیمار پرسی ایک نیکی ہے- اور ایسی نیکی ہے جس سے عیادت کرنے والا مریض کو سکون پہنچاتا ہے- اس کی پریشانی اور تکلیف کو اپنی محبت کے اظہار سے کم کرنے کی کوشش کرتا ہے- بیماری کی تکلیف کا شکار مریض اپنے دوستوں' عزیزوں اور چاہنے والوں کو دیکھ کر' ان کی محبت بھری باتیں سن کر اور ان کے خلوص اور پیار سے آگاہ ہو کر اپنی تکلیف اور غم وقتی طور پر بھول جاتا ہے- اسی لئے تو شاعر کا کہنا ہے کہ

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے-!

لیکن ہر نیکی تبھی حقیقی نیکی کا مرتبہ پا کر ثواب کا حقدار ٹھہرتی ہے جب اس نیکی کو صحیح طور پر ادا کیا جائے- بیمار پرسی اور عیادت کا یہ پہلو بہت نازک ہے کہ مریض تکلیف میں ہوتا ہے- بعض اوقات آپ کی گفتگو اس کی تکلیف میں اضافہ بھی کر سکتی ہے- اس لئے کسی بھی مریض کی عیادت پوری احتیاط سے کرنی چاہئے- ذرا سا بھی اندازہ ہو کہ بیمار پرسی مریض کی تکلیف میں اضافہ کا موجب بن رہی ہے تو فوراً واپس آ جانا چاہئے دل کے مریضوں یا بعض دیگر شدید مریضوں کے بارے میں ڈاکٹری ہدایت یہ ہوتی ہے کہ ان سے زیادہ بات نہ کی جائے- اس ہدایت کی پابندی لازمی ہے-

ایک اور بہت ضروری بات ہسپتال میں داخل مریضوں کے بارے میں یہ ہے کہ ملاقات کے اوقات مقرر ہوتے ہیں- ان اوقات کی پابندی نہایت ضروری ہے ہسپتال کا ڈسپلن تیمار داروں سے جو تقاضے کرتا ہے اگر اس کو ملحوظ نہ رکھا جائے تو عیادت کی نیکی اپنا حسن اور خوبصورتی کھو دیتی ہے- نیکی تو حُسن کا نام ہے- روحانی لذّت کا نام ہے- اس میں ذرا سا بھی گدلا پن نگاہوں کو بُرا لگتا ہے- نیکی کو اس کے تقاضوں کے مطابق بجالانا ہی نیکی ہے-

تیمار داری کا ایک حسین پہلو مریض کے لئے تحفے لے کر جانا ہے یہ تحفہ پھلوں کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے- کوئی خوبصورت کتاب بھی ہو سکتی ہے- اور خوشی کی خبریں بھی-

اور سب سے اہم اور سب سے قیمتی اور پُر لذّت تحفہ تو دعا ہے- مریض کی جلد صحتیابی اس کی تکلیف سے نجات پانے اور صحت و تندرستی والی عمر دراز پانے کی دعا سب سے حسین اور دلکش تحفہ ہے- مریض کی عیادت کے موقعہ پر اسے دعاؤں کا تحفہ دینا نہ بھولئے-

اوصافِ قرآن مجید

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا پاکیزہ کلام

نورِ فُرقاں ہے جو سب نُوروں سے اَجْلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ اَنوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مُرجھا ہی چلا تھا پُودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی! تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالَم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کِس سے اس نُور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ مُوسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اِک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نُور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اِس دُنیا میں
جن کا اِس نُور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پُتلا نکلا

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

میں لکڑیاں لاؤں گا

ایک سفر کے دوران کھانا تیار کرنے کا وقت آیا تو مختلف صحابہؓ نے اپنے اپنے کام بانٹ لئے- کسی نے بکری ذبح کرنے کا- کسی نے پکانے کا- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگل سے لکڑیاں اکٹھا کرنے کا کام اپنے ذمہ لیا- صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کام بھی ہم کر لیں گے- تو آپؐ نے فرمایا-

میں جانتا ہوں تم یہ کام بھی کر سکتے ہو مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ میں خود کو تم سے ممتاز کروں اور الگ رکھوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں سے ممتاز بنتا ہے-

(شرح المواهب اللدنیہ زرقانی جلد 4 صفحہ 265 دار المعرفہ بیروت 1993ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلسِ عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ آسٹریلیا-3- اکتوبر 83ء

مرتبہ- یوسف سلیم ملک صاحب-

اس مجلس میں ایک خاتون رضوانہ صاحبہ نے موسیقی، مصوری اداکاری وغیرہ کے حوالے سے سوال کئے جن کے حضرت صاحب نے بڑی تفصیل سے جواب دیئے۔ اور اس قسم کے سوالات کے پیچھے کار فرما رجحانات کا بڑے حکیمانہ رنگ میں سدباب فرمایا عام طریق سے ہٹ کر خاکسار کو یہ سوال و جواب مکالمہ کی شکل میں پیش کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ اس کے بغیر سوال در سوال کے اس طویل سلسلے کو سمجھنا بڑا مشکل ہے۔

دین حق میں موسیقاری اور اداکاری کی حیثیت

رضوانہ (دین حق) ایک یونیورسل مذہب ہونے کا دعویدار ہے۔

حضرت صاحب- ہاں خدا کے فضل سے۔

رضوانہ- موسیقی، مصوری اور ڈرامہ جو انسانی احساسات اور جذبات اور کلچر کے اظہار ہیں ان پر احمدیت کیسے حاوی ہوتی ہے۔

حضرت صاحب- آپ نے ڈانس کو کیوں چھوڑ دیا- اس سوال کے دائرے سے ڈانس کو نکالنے کی کیا Justification ہے؟

رضوانہ- میرا خیال ہے کہ ڈرامے میں اس کا ذکر آجاتا ہے۔

حضرت صاحب- نہیں نہیں!! ہر ڈرامے میں ڈانس تو نہیں ہوتا- انڈین ڈراموں میں زیادہ ہوتا ہوگا لیکن ہر ڈرامہ میں تو نہیں ہوتا- آپ بات مکمل کرلیں ڈانس بھی رکھ لیں۔ کچھ اور چیزیں بھی داخل کرلیں کیونکہ کلچر میں تو بہت ساری چیزیں آجاتی ہیں- آپ ان کو عمداً کیوں چھوڑ رہی ہیں-

رضوانہ- ٹھیک ہے ڈانس کو بھی رکھ لیتے ہیں- میرا سوال یہ ہے کہ اب ایک شخص اگر مصور ہو اور احمدیت قبول کرنا چاہے تو اس کے اس پیشہ یا مشغلہ پر احمدیت کس طرح اور کس حد تک اثر انداز ہوگی اور کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص پیشہ کے لحاظ سے یا مشغلاً مصور، موسیقار یا اداکار ہونے کے ساتھ ایک اعلیٰ احمدی بھی ہو۔

حضرت صاحب- اعلیٰ احمدی؟ اعلیٰ احمدی تو مشکل ہے وجہ یہ ہے کہ احمدیت کے دائرے میں داخل ہونا تو نسبتاً آسان کام ہے لیکن اعلیٰ درجہ کے احمدی ہونے کے لئے تو بہت زیادہ شرطیں آجاتی ہیں- آپ پہلے اعلیٰ احمدی کی تعریف کریں پھر آپ کو جواب خود بخود مل جائے گا- اعلیٰ احمدی اس کو کہتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی سنت کے قریب ترین ہو- یہی تعریف ہے یا آپ اعلیٰ احمدی کی کچھ اور تعریف کریں گی؟

رضوانہ- آپ بہتر سمجھتے ہیں۔

حضرت صاحب- نہیں نہیں- آپ بتائیں میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں آپ کے نزدیک اعلیٰ احمدی کی کیا تعریف ہے اگر یہ تعریف نہیں ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سنت کے بالکل قریب ہو تو پھر اور تعریف مجھے نہیں سمجھ آتی- آپ کا کیا خیال ہے دل کیا کہتا ہے۔

رضوانہ- میرا خیال یہ ہے کہ ہر انسان کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں وہ اس چیز کو ہمیشہ اونچا رکھے تو وہ اعلیٰ احمدی ہے۔

حضرت صاحب- کیا رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر اس طرح ہو سکتا ہے- آپ Boldly بتائیں بعد کی بات نہیں پہلے اس مسئلے کو ختم کرنے دیں۔

رضوانہ- مثلاً میں اپنی مثال لیتی ہوں۔

خدا کی محبت کا پیمانہ

حضرت صاحب- میں نے آپ کی مثال نہیں لینی- میں یہ کہتا ہوں کہ مسئلے کو پہلے اصولی طور پر حل کرلیں پھر بعد میں اس کو جس مثال پر چاہیں چسپاں کرلیں- لیکن پہلے ہم اس کے اصول طے کرلیں- آپ کا سوال ہے اعلیٰ احمدی میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اعلیٰ احمدی کی سب سے اعلیٰ تعریف کیا ہے جس پر سب کا دل مطمئن ہو جائے- قرآن کریم سے میں آپ کو بتاتا ہوں- اور وہی بات جو آپ نے بیان کی ہے اس کا ذکر کرکے قرآن کریم تعریف کر رہا ہے کہ خدا سے تعلق کا سب لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں آپ کا یہی دعویٰ ہے- لیکن خدا نے جو آدمی محبت رکھتا ہو اس کا اللہ تعالیٰ نے ایک معیار بیان فرما دیا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ اے محمد (ﷺ) یہ اعلان کردے کہ خدا کے دعویداران محبت بہت ہیں اگر تمہیں بھی محبت کا دعویٰ ہے تو میرے پیچھے چل کر دکھاؤ کیونکہ ایک محبت کرنے والا آگیا ہے- اس نے محبت کے نقش واضح کر دیئے ہیں کہ کس طرح محبت کی جاتی ہے- تو اب تمہارے لئے یہ اصول مقرر ہے خواہ مخواہ محبت کے دعوے قبول نہیں ہوں گے کیونکہ ایک آدمی جس نے محبت کی بنیاد قائم کردی ہے خدا سے محبت کرکے دکھادی ہے اور اللہ نے اس کو منظور کر لیا تو فرمایا کہ اگر تم میرے پیچھے چلو گے تو پھر تمہاری محبت قبول ہوگی کیونکہ جواب اس کا یہ دیا ہے کہ اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا ویسے تو ہر انسان یہ سمجھتا ہے کہ خدا سے محبت کا معاملہ براہ راست ہے بیچ میں کوئی وسیلہ رہا ہی نہیں تو پھر بظاہر تو یہ سوال اٹھنا چاہئے تھا- اگر عام انسان نے یہ بات بنائی ہوتی تو خود بخود منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلنا چاہئے تھا کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو اللہ تم سے محبت کرے گا- یہ جواب چاہئے تھا مگر قرآن یہ نہیں کہتا اس نے بیچ میں (میری اتباع کرو) کی شرط ڈال دی تاکہ محبت کے جھوٹے دعویداران یا رومانوی رنگ میں محبت کرنے والے کی محبت بالکل الگ ہو جائے جو عمل سے عاری ہوتی ہے صرف جذباتی محبت ہوتی ہے- فرمایا محبت بے شک کرتے رہو خدا تم سے محبت نہیں کرے گا جب تک مجھ سے رسول اللہ ﷺ جیسی محبت نہیں کرو گے تو اس لئے ظاہر بات ہے کہ اچھے احمدی کی تعریف یہی بنی کہ جو خدا سے اس طرح محبت کرتا ہے جس طرح آنحضرت ﷺ نے محبت کی اس کو یقین ہو جانا چاہئے کہ اللہ اس سے محبت کرے گا- اس کے سوا جو محبت ہے اس میں خدا کی محبت کی کوئی شرط نہیں اس لئے یہ اصطلاح آپ نے سنی ہوگی کہ رسول کریم ﷺ وسیلہ ہیں- وسیلہ کن معنوں میں ہیں- سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان براہ راست اللہ سے تعلق رکھ سکتا ہے تو کن معنوں میں وسیلہ ہیں- آپؐ ان معنوں میں وسیلہ ہیں کہ آپ خدا کی محبت کا پیمانہ بن گئے ہیں- ایک واضح کھلی علامت پیش کر دی- آپ نے فرمایا محبت کرتے ہو ٹھیک ہے لیکن جس طرح میں محبت کرتا ہوں اس طرح محبت کرو- محبت کرنے والا تو میں ہوں جس کو خدا نے تسلیم کر لیا ہے- اگر خدا نے قرآن کریم میں یہ معیار نہ رکھا ہوتا تو ساری دنیا میں یہ جو درویش اور سادھو اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ بس جی خدا کی محبت کافی ہے ہم محبت کر رہے ہیں وہ سارے اس دھوکے میں مبتلا رہتے اور ان کی آزمائش نہ ہو سکتی اس لئے ایک ہی تعریف بنتی ہے کہ اگر کوئی سچا اور اعلیٰ درجہ کا احمدی بننا چاہتا ہے تو خدا کی محبت کے بغیر بن نہیں سکتا اور اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرے خدا کا یہ کیسا پیارا کلام ہے کہ محبت تم دیکھ نہیں سکتے- فتویٰ ہم دے ہی نہیں سکے محبت ہے یا نہیں یہ تو نہ نظر آنے والی چیز ہے لیکن سنت رسول تو نظر آنے والی چیز ہے جو سنت کے مطابق ہو گا اس کے متعلق تم کہہ دو بے شک تمہارے دل میں بھی ہے تب بھی خدا قبول کر لے گا- اگر نہیں ہے تو پھر اس کی محبت کا دعویٰ ہی جھوٹا ہے- اس لئے جو لوگ احمدی ہیں ان پر یہ اصول اطلاق پاتا ہے کہ ہر احمدی کو رسول کریم ﷺ کی سنت اور آپؐ کے عمل کے قریب ہونا چاہیئے- صحابہؓ کا تو اس میں اس حد تک معاملہ تھا کہ جہاں رسول کریم ﷺ نے سفر کرتے وقت کسی جگہ کوئی فعل کیا تو صحابہ بھی وہاں کھڑے ہو کر وہی فعل کرتے تھے- اور قدم قدم پر رسول کریم ﷺ کی سنت کی اتباع کیا کرتے تھے۔

وہ اس یار کو صدق دکھلاتے ہیں
اسی غم میں دیوانے بن جاتے ہیں

وہ جاں اس کی رہ میں فدا کرتے ہیں
وہ ہر لحظہ سو سو طرح مرتے ہیں

وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا
مگر اس کی ہو جائے حاصل رضا

یہ دیوانگی عشق کا ہے نشاں
نہ سمجھے کوئی اس کو جز عاشقاں

(درثمین)

موسیقی اور ڈرامہ احمدیت کی نظر میں

اب رہا یہ سوال کہ رسول کریم ﷺ کا میوزک سے کیا تعلق تھا ڈرامے سے کیا تعلق تھا تو یاد رکھنا چاہئے کہ ڈرامے سے آپ کا دور کا بھی تعلق نہیں تھا کیونکہ ڈرامہ نام ہے بناوٹ کا جب تک کسی کو بناوٹ نہ آتی ہو ڈرامہ کر ہی نہیں سکتا اور آنحضرت ﷺ کے بارہ میں قرآن کریم نے بتایا ہے (-) کہ اے رسول تو لوگوں کو بتا دے کہ میں تو تکلف والا آدمی نہیں ہوں جو بات میرے دل میں آتی ہے وہ کہتا ہوں جو مزاج میں ہے وہ سامنے پیش کر دیتا ہوں، کوئی بناوٹ نہیں ہے کوئی دکھاوا نہیں ہے تو ایسا آدمی بیچارا ایکٹر کہاں سے بن جائے گا اس لئے کوئی شخص جب ایکٹر بنتا ہے اور ڈرامے شروع کرتا ہے تو اس حد تک وہ رسول اللہ ﷺ کے عمل اور فعل سے دور ہو جاتا ہے لیکن یہ ایسی چیز نہیں ہے کہ دائرہ احمدیت سے بھی نکل جائے- اسی لئے میں آپ سے کہتا تھا کہ ادنیٰ تعریف میں احمدیت میں داخل رہے گا- لیکن اعلیٰ میں داخل نہیں ہو سکتا- لیکن جو احمدی ہم نے دیکھے ہیں جو آج کل یورپ میں احمدی ہو رہے ہیں باوجود اس کے کہ ان کو کسی نے منع نہیں کیا وہ اس پیشے کو خود بخود چھوڑ دیتے ہیں ان کا دل گواہی دیتا ہے کہ موسیقی اور گلوکاری اچھی چیز نہیں چنانچہ ڈنمارک میں مجھے ایک دوست ملے جو بڑے چوٹی کے موسیقار تھے- میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جب سے میں احمدی ہوا ہوں میرا دل ہی نہیں چاہتا- اس چیز سے میرا دل خود بخود پھر گیا ہے- ایک دوست امریکہ میں ہیں عبداللطیف ان کا نام ہے (ان کا پہلا نام مجھے یاد نہیں رہا- وہ گلوکاری اور موسیقاری میں قومی شہرت کے حامل تھے لیکن احمدی ہونے پر یہ پیشہ کلیتاً ترک کر دیا- اسی طرح برادر صادق بھی موسیقار تھے انہوں نے بھی احمدی ہو کر خود بخود اس پیشے کو چھوڑ دیا حالانکہ ان کو کسی نے منع نہیں کیا تھا کہ آپ چھوڑ دیں ان کی روزی کا دارومدار اسی پر تھا انہوں نے ساری عمر یہی سیکھا تھا اگر وہ اسی پر چلتے رہتے تو ان کو یہ نہ کہا جاتا کہ آپ چھوڑ دیں لیکن ان کے دلوں نے گواہی دی کہ اب ہمارا دل نہیں چاہتا- پس اچھا احمدی بننے کے لئے پھر کچھ قربانیاں تو کرنی پڑتی ہیں۔ (جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مظفر چوہدری

خزانہ معلومات

متفرق عناوین پر ترتیب وار معلومات

آذر قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آذر بیان ہوا ہے۔ بعض محققین کی رائے میں یہ آپ کے کوئی بزرگ یا چچا تھے کیونکہ اب کا لفظ عربی میں ان معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ بائیبل آپ کے والد کا نام تارح بیان کرتی ہے۔

قرآن کریم میں ہے۔

ترجمہ:۔

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آذر سے کہا کیا تو بتوں کو معبود بناتا ہے۔ میں تجھے اور تیری قوم کو کھلی کھلی گمراہی میں پاتا ہوں۔

(سورۃ الانعام آیت 75 رکوع 9)

پھر فرمایا:۔

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو میں ان (کی عبادت) سے بری ہوں۔

(الزخرف آیت 27 رکوع 3)

سورۃ مریم رکوع نمبر 3 میں حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام اور ان کے والد کے درمیان ایک تفصیلی مکالمہ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد کے لئے اپنے وعدے کے مطابق دعا کرتے تھے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا ترک کردی۔

آذربائی جان آذربائی جان پہلے سلطنت ایران کا ایک صوبہ تھا پھر سوویت یونین نے اس کے بڑے علاقے پر قبضہ کرکے اسے ایک اشتراکی جمہوریہ قرار دے دیا۔ ایک حصہ ایران کے ایک صوبے کی حیثیت سے ایران میں شامل رہا۔ 1813ء اور 1828ء میں باقی آذربائی جان سے ایران کو دست بردار ہونے پر مجبور کردیا گیا۔ سوویت یونین کا شیرازہ بکھرنے کے بعد یہ ایک آزاد ریاست بن چکی ہے۔

اس کا رقبہ 33100 مربع میل ہے۔ 1990ء کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی آبادی 7100,000 نفوس پر مشتمل تھی۔

اس ریاست میں قفقاز (Caucas) کے مشرقی سلسلے۔ وادی کورا' لنکران کی نشیبی زمین اور بحیرہ کیسپئن (Caspian Sea) کے ساحل کے قریب واقع جزیرہ نما آپ شرون شامل ہیں۔ یہ جزیرہ نما تیل کی پیداوار کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔

اہم پیداوار میں تیل۔ کپاس' انگور' چائے' پھل' تمباکو وغیرہ شامل ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔

آبادی زیادہ تر ترک آذر قوم اور آذربائی جانی شیعہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

زبان "آذربائی جانی" زبان ALTAIC لسانی خاندان کی ترکی شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور 14 ملین کے لگ بھگ افراد میں بولی جاتی ہے۔ آذربائی جان میں اسے سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ اس کے علاوہ یہ ایران' شام' ترکی اور افغانستان کے بعض علاقوں میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یہ زبان "آذری" بھی کہلاتی ہے۔ جمہوریہ آذربائی جان میں یہ SYRILLIC حروف اور ایرانی آذربائی جان میں عربی حروف میں لکھی جاتی ہے۔

آذربائی جان میں 75 فیصد لوگ یہ زبان بولتے ہیں۔ باقی دس فیصد کی زبان روسی ہے۔ اس کے علاوہ آرمینین اور دس کے لگ بھگ اور زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ آوار زبان بھی بولی جاتی ہے۔

آزاد۔ ابوالکلام آپ ممتاز عالم دین۔ ادیب اور سیاسی شخصیت تھے۔ 1888ء میں پیدا ہوئے نام محی الدین احمد تھا۔ آزاد آپ کا تخلص ہے۔ آپ کے والد مولانا خیرالدین 1857ء کے بعد مکہ چلے گئے۔ ابوالکلام آزاد کی پیدائش بھی مکہ میں ہی ہوئی۔

1898ء میں ابوالکلام واپس ہندوستان آگئے کم عمری میں ہی تصنیف و تالیف میں مصروف ہوگئے۔ اس وقت آپ کی عمر اتنی کم تھی کہ جب آپ 1904ء میں مولانا شبلی نعمانی سے ملے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ابوالکلام آپ کے والد ہیں؟ مولانا نے کہا نہیں میں خود ہوں۔

پہلا رسالہ آپ نے "نیرنگ عالم" کے نام سے جاری کیا جو آٹھ ماہ جاری رہا۔ 1903ء میں آپ نے ماہنامہ "لسان الصدق" کلکتہ سے جاری کیا۔ آپ کی صلاحیتں دیکھ کر مولانا شبلی نعمانی نے رسالہ "الندوہ" کی ادارت آپ کو سونپ دی۔ پھر اپنے بھائی کے ساتھ امرتسر سے "وکیل" نکالتے رہے۔ بڑے بھائی ابونصر آہ کی وفات پر کلکتہ چلے گئے۔ اور "دارالسلطنت" نامی اخبار میں کام کیا۔ پھر دوبارہ وکیل سے منسلک ہوگئے۔ 1909ء میں آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔

13 جولائی 1912ء کو آپ نے اپنا ذاتی اخبار "الہلال" جاری کیا۔ جو اپنی مخصوص زبان اور نظریات کی وجہ سے مقبول ہوا۔ 1914ء میں اس رسالے پر پابندی عائد کردی گئی۔ 1915ء میں مولانا کو بنگال سے نکال دیا گیا۔

اس کے بعد آپ نے "البلاغ" جاری کیا 1921ء میں "پیغام" اور 1927ء میں الہلال دوبارہ جاری کردیا۔

مولانا نے ایک بھرپور سیاسی زندگی گزاری 1920ء میں گاندھی سے ملاقات کے بعد آپ کانگریس سے منسلک ہوگئے اور یہ وابستگی وفات تک قائم رہی۔ تقسیم ہند کے بعد آپ آزاد بھارت کے وزیر تعلیم اور کانگریس کے ڈپٹی پارلیمانی سیکرٹری رہے۔ 22 فروری 1957ء کو آپ نے وفات پائی اور جامع مسجد دہلی کے سامنے تدفین ہوئی۔

ابوالکلام آزاد قادیان میں آپ اپنے بھائی ابونصر آہ کے ہمراہ ایک مرتبہ قادیان بھی گئے۔ اور حضرت بانی سلسلہ سے ملاقات بھی کی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر آپ نے ایک زبردست مضمون سپرد قلم کیا جو اردو ادب کا بھی شاہکار ہے۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کی تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا..... دنیا سے اٹھ گیا۔

.... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کرکے صبر کرلیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کرکے دکھا جاتے ہیں۔"

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کرچکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے - - -

۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا..... غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔ مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب نے اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی مفلسی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تھی۔ ان کا تعاقب شروع کردیا تھا۔ ان حضرات نے عمر بھر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکھا۔ جب وہ اجمیر میں آگ کے حوالے کردیئے گئے اس وقت سے اخیر عمر تک برابر مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے میں مصروف رہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظرانداز کی جاسکیں۔

فطری ذہانت اور مشق و مہارت اور مسلسل بحث مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شان خاص پیدا کردی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ (دعوت) و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہوگیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حَکَم و عدل ہوں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کردے۔"

بحوالہ بدر 18 جون 1908ء

بقیہ صفحہ 5

لئے اس کا گوشت کھانے کے بہت کام ہوتا ہے اور انسان کی غذائی ضروریات پوری کرنے میں بہت ممد ثابت ہوتا ہے۔

امریکہ' چین اور جاپان میں وھیل کا گوشت اسی طرح ملتا ہے جیسے گائے بھیڑ کا۔

وھیل کا گوشت دیکھنے یا ذائقے میں مچھلی کی طرح نہیں ہوتا۔

زمانہ وسطیٰ میں فرانس اور سپین کی بندرگاہیں وھیل کی تجارت کا مشہور مرکز تھیں۔ یہ بندرگاہیں وھیل ہڈی اور وھیل کا تیل تقریباً تمام یورپ کو سپلائی کرتی تھیں۔ چنانچہ 1697ء میں صرف ایک بندرگاہ سے دو ہزار وھیل 188 جہازوں کے ذریعہ لے جائی گئیں۔

پاکستان اور وھیل پاکستان کے علاقے میں جو سمندر ہیں ان میں بیلن وھیل' نیلی وھیل اور کوہانی وھیل پائی جاتی ہیں۔

1962ء میں ایک نیلی وھیل مکران کے ساحل پر پھنس گئی اس کا ڈھانچہ زولوجیکل سروے کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ اس کے ڈھانچے کی لمبائی ستر فٹ ہے۔

امدادی کتب

The Natural world by james Mitchell

The new Encyclopedia Britannica volume 19

جانور ہمارے دوست از ڈاکٹر محمد نسیم صدیقی شائع کردہ اردو سائنس بورڈ لاہور اردو جامع انسائیکلوپیڈیا از مولانا حامد علی خان جلد دوم طبع اول مطبوعہ غلام علی پرنٹرز اشرفیہ پارک لاہور۔

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری ظفراللہ خان طاہر استاذ الجامعہ

عجائباتِ قدرت کا شاہکار

"وھیل" مچھلی (Whale)

نوٹ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے درس فرمودہ 98-3-11 میں بیان فرمایا کہ وہ مچھلی جس نے حضرت یونس کو نگلا تھا وہ مچھلی وھیل تھی۔ اس بناء پر قارئین کی دلچسپی کی غرض سے وھیل پر ایک مختصر معلوماتی مضمون سپرد قلم کیا گیا ہے۔

وھیل کا تعلق ممالیہ سے ہے۔ وھیل نہ صرف یہ کہ سمندر کے سب سے بڑے جانوروں میں شمار ہوتی ہے بلکہ ذہین ترین جانوروں میں بھی سمجھی جاتی ہے۔ وھیل مچھلی 30 میٹر یعنی قریباً 100 فٹ تک لمبی ہوتی ہے اور اس کا وزن 150 ٹن تک ریکارڈ کیا گیا ہے۔

وھیل پھیپھڑوں سے ہوا میں سانس لیتی ہے۔ پانی سے باہر نکلنے کے بعد وھیل کے نتھنوں سے خارج شدہ مرطوب ہوا کثیف ہو کر کثافت کی ایک دھار سی بنا لیتی ہے۔

وھیل کی دم افقی ہوتی ہے جبکہ عام مچھلی کی طرح فن نہیں ہوتے بلکہ پیڈل ہوتے ہیں جو تیرنے اور رخ بدلنے میں مدد دیتے ہیں۔

اس کی کھال کے نیچے چربی کی موٹی تہہ ہوتی ہے جو کہ وھیل کو موسم کے تغیرات اور پانی کے دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جسم کے پانی کو ضائع ہونے سے بچاتی ہے۔

وھیل کے بظاہر بیرونی کان نہیں ہوتے لیکن اندرونی کان سے وہ پانی میں سن سکتی ہے۔ البتہ سونگھنے کی حس نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

وھیل کی اقسام

وھیل کی دو قسمیں ہیں دانتوں والی جس میں اوپر اور نیچے کے جبڑوں پر ایک طرح کے دانت ہوتے ہیں۔ دوسری میں دانتوں کی جگہ وھیل ہڈی ہوتی ہے۔

دانتوں والی وھیل کی خوراک مچھلی، کٹل فش، شیل فش سے لے کر چھوٹی وھیل تک ہوتی ہے۔ تمام جانوروں کو بغیر چبائے ہڑپ کر جاتی ہے۔ اسی گروپ میں ڈولفن سپرم وھیل اور کیلر وھیل شامل ہیں۔

"وھیل ہڈی" والی وھیل میں دانت نہیں ہوتے۔ یہ ہڈی بھی دراصل ہڈی نہیں ہوتی بلکہ سخت ساخار دار مادہ ہوتا ہے۔ منہ کے اوپر والے حصے میں سینکڑوں کی تعداد میں نوکیلے بلیڈ ہوتے ہیں۔ جب منہ کھلتا ہے تو منہ کے دونوں طرف نظر آتے ہیں۔ یہ وھیل چھوٹے چھوٹے پودوں اور جانوروں پر گزارہ کرتی ہے۔ ایسی سطح پر تیرنے والے پودے اور جانور پلیکٹون کہلاتے ہیں۔ وھیل منہ کھول کر جانوروں اور پانی کو اندر لے لیتی ہے۔ اور پھر وھیل ہڈی بند ہو جاتی ہے تاکہ یہ سب کچھ باہر نہ نکل جائے۔ بلیڈ پر بال نما کانٹے ہوتے ہیں۔ یہ دونوں مل کر چھلنی نما چیز بناتے ہیں وھیل جب منہ سے پانی خارج کرتی ہے تو پلیکٹون باہر نکلنے سے محفوظ رہتے ہیں۔ وھیل کی خوراک تقریباً ایک ٹن ہے موسم ذرا سرد ہو تو کم کھاتی ہے عام طور پر سمندر کی سطح پر خوراک کھاتی ہے لیکن بعض وھیل سمندر کی تہہ تک خوراک کی تلاش میں جاتی ہیں"

وھیل کے بچے اور ان کی نگہداشت

وھیل اپنے بچوں سے محبت کرتی ہے۔ بچے دینے کا کوئی وقت یا موسم مقرر نہیں۔ ایک وقت میں ایک بچہ ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت بچے کا قد قریباً بیس فٹ ہوتا ہے۔ بچہ پیدا ہوتے ہی تیرنے لگتا ہے ماں چھ ماہ تک نگہداشت کرتی ہے۔ اور دودھ نہیں پلاتی۔ کیونکہ دودھ پلانا پانی میں مشکل ہوتا ہے لہذا وھیل بار بار پانی کی سطح پر آکر دودھ بچے کے منہ میں انڈیلتی ہے۔

وھیل کی عمر زیادہ سے زیادہ بیس سال ہوتی ہے۔

وھیل کے فوائد

وھیل ہڈی.... کو رنگ کر یا رنگ کاٹ ڈال کر سفید بنایا جاتا ہے اور سختی کے لئے کالر، پنکھوں اور کروشیٹ وغیرہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

تیل وھیل کی چربی کی موٹی تہہ سے حاصل ہونے والا تیل سب سے قیمتی اور تجارتی مال ہوتا ہے۔ یہ تیل بہت کام آتا ہے اس سے صابن، مرہم اور حسن و زیبائش کا سامان بنتا ہے اس کو خوردنی تیل کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے یہ تیل مشینوں کو تیل دینے اور اسلحہ سازی میں کام آتا ہے۔ نیز لیمپ جلانے اور پینٹ اور وارنش بنانے، چمڑے کو صاف کرنے اور یہاں تک کہ فولاد کو حسب منشاء ڈھالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

عنبر سپرم وھیل کا عنبر بھی بہت قیمتی چیز ہے۔ عنبر مشک کی طرح خوشبودار ہوتا ہے اور خوشبو بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ سمندر کے ساحل پر ملتا ہے۔ عنبر بیمار سپرم وھیل کی آنتوں سے رطوبت کے طور پر نکلتا ہے۔

عنبر کی کوالٹی چیک کرنے کے لئے چینی لوگ اس کو گرم چائے میں ڈالتے ہیں۔ اگر حل ہو جائے اور کوئی چکنائی کی تہہ سطح پر نہ چھوڑے تو اس کے اصلی ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

گوشت وھیل چونکہ بہت بڑا جانور ہے اس

باقی صفحہ 4 پر

آج کا دن | 12- مئی 12th May

تاریخ عالم

1639ء مغل شہنشاہ شاہ جہاں نے لال قلعہ دہلی کا سنگ بنیاد رکھا۔

شاہ جہاں نے اپنی تخت نشینی کے بارہ برس بعد اپنا پایہ تخت دہلی منتقل کر لیا اور اس میں اپنی اور حکومتی ضرورتوں کے تحت ایک قلعہ بنوایا جس کا نام لال قلعہ رکھا گیا۔ 18- اپریل 1648ء کو اس کی تکمیل ہوئی۔

لال قلعہ دہلی کی ایک نادر روزگار عمارت ہے۔ عہد مغلیہ کا مشہور تخت "تخت طاؤس" بھی اسی قلعہ کی زینت تھا۔ اس تخت کے علاوہ اس میں برج شمالی، دیوان عام، دیوان خاص، شاہ محل، امتیاز محل اور برج طلا خصوصاً قابل دید ہیں۔

14 ستمبر 1857ء کو آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر اس قلعہ سے رخصت ہوا تو ساتھ ہی اس قلعہ کی پرانی شان و شوکت بھی ختم ہو گئی۔

1964ء اردو سائنس کالج کراچی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

کراچی میں قائم اردو سائنس کالج پہلا کالج ہے جہاں ایم۔ ایس سی تک تعلیم اردو زبان میں دی جاتی ہے۔ یہ کالج طلباء کی تعداد کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا کالج ہے۔ یہ کالج بابائے اردو مولوی عبدالحق کی کوششوں سے قائم کیا گیا۔

12 مئی 1964ء کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس کالج کا سنگ بنیاد رکھا اور 1977ء میں یہاں پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں کا آغاز ہوا اس وقت اس کالج میں ریاضی، طبیعات، حیوانیات، جغرافیہ، ارضیات، کیمیا اور نباتات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کالج کا ایک اہم ادارہ شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ ہے جو اب تک مختلف سائنسی علوم کی چالیس کے لگ بھگ کتابیں شائع کر چکا ہے۔

تاریخ احمدیت

1897ء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب استفتاء شائع ہوئی۔ جو لیکھرام کی پیشگوئی سے مخصوص تھی۔ اور جس میں حضرت صاحب نے اس نشان کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس میں الٰہی قدرت کا ہاتھ دکھاتے ہوئے ملک کے اہل الرائے افراد سے دریافت کیا ہے کہ کیا خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کمال صفائی سے پوری ہو گئی ہے یا نہیں؟ اس کتاب میں حضرت صاحب نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ یہ پیشگوئی 17 برس قبل براہین احمدیہ میں بھی بڑی وضاحت سے موجود ہے اور براہین کی تالیف کا وہ زمانہ تھا کہ لیکھرام اس وقت غالباً 13/12 برس کا ہو گا جو اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے کہ یہ نشان خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی سے ظہور میں آیا ہے کسی انسانی منصوبہ کا اس میں ہرگز دخل نہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 431)

1908ء انگلستان کے ماہر ہیئت دان پروفیسر کلیمنٹ ریگ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ملاقات کی۔ دوران ملاقات انہوں نے کئی سوالات پوچھے۔ مثلاً خدا کی مخلوق بے شمار اور غیر محدود ہے تو اس کے فضل کو کیوں صرف ایک حصہ زمین یا کسی خاص مذہب و ملت میں مخصوص رکھا؟ گناہ کیا چیز ہے؟ شیطان کسے کہتے ہیں؟ وغیرہ ان سوالات کے حضرت صاحب نے جامع جوابات دیئے۔ جنہیں سن کر مسٹر ریگ از حد متاثر ہوئے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اپنے سوالات کا جواب تسلی بخش ملنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ مجھے ہر طرح سے کامل اطمینان ہو گیا ہے۔ اور اطمینان دلانا خدا کے مامور کے سوا کسی میں نہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص 535)

مرتبہ: ناصر فاروق سندھو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

تجربہ شرط ہے

فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے آسان طریقے

ہمارے ملک کے لئے اور ہمارے کاشت کاروں اور زمینداروں کے لئے بھی یہ بات کتنی افسوسناک ہے کہ باوجودیکہ ہماری قابل کاشت زمین دنیا کی بہترین زمین ہے۔ ہمارے ہاں ایسا آب پاشی کا نظام ہے جو قابل رشک ہے۔ زیر زمین پانی کی بھی کوئی کمی نہیں اور فصلوں کے حساب سے بارشیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بروقت اور ضرورت کے مطابق ہو ہی جاتی ہیں تو پھر ہماری فی ایکڑ اوسط پیداوار دوسرے بعض ممالک سے کیوں کم ہوتی ہے کہ ہم اپنی ضروریات بھی پوری نہیں کر سکتے۔ گندم کو ہی لے لیجئے چند سال پہلے ہم تقریباً دو سے ڈھائی ملین ٹن گندم ہر سال درآمد کرتے تھے۔ پچھلے سال ہم نے چار ملین گندم درآمد کی اور اگر حالات ایسے ہی رہے تو بعید نہیں کہ ہمیں ہر سال یہ مقدار بڑھانی پڑے اور ایک کثیر مقدار میں زرمبادلہ اس کے لئے خرچ کرنا پڑے۔

آخر سوچنے والی بات ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور کیا اس کا کوئی مداوا بھی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ یہ ہمارا خود پیدا کردہ بحران ہے۔ تین ایسے عوامل ہیں جن پر ہمارے کاشت کار بھائی عمل کر کے اپنی پیداوار کو دگنی کر سکتے ہیں اور ملک کو اس بحران سے نجات دلوا سکتے ہیں۔

فصل کی وقت پر کاشت سب سے اول وقت کاشت کا مسئلہ ہے۔ اگر گندم بروقت یعنی نومبر کے پچھلے پندرھواڑے میں کاشت کی جائے تو اس کی پیداوار 40 سے پچاس من تک ہو سکتی ہے۔ جبکہ اگر گندم کو جنوری میں بویا جائے تو آپ دیگر عوامل میں چاہے جتنی مرضی کوشش کریں آپ کی گندم کی پیداوار فی ایکڑ 20 سے 25 من سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتی۔ اس لئے یہ اب آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ آپ 40 یا پچاس من پیداوار لینا چاہتے ہیں یا 20، 25 من۔

اصل میں اکثر کاشت کار چاہتے ہیں کہ کپاس اور چاول کی فصلیں بھی حاصل کریں اور اس کے ساتھ ہی گندم کی فصل بھی لیں۔ ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش درکار ہے۔ کپاس کی فصل کو شروع سے ہی جڑی بوٹیوں سے صاف رکھنا ہو گا اور گندم کی کاشت کھڑی فصل میں بروقت کی جانی چاہئے۔ اسی طرح اگر چاول کی فصل بھی بروقت نہیں بوئی جائے گی تو اس کی برداشت بھی دیر سے ہو گی اور اتنی دیر گندم کی کاشت میں لگے گی۔ اور نتیجتاً اوسط پیداوار کم ہو جائے گی۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہم جو بھی صورت ہو گندم کی فصل کو نومبر کے ماہ کے خاتمے سے پہلے پہل کاشت کر لیں تاکہ لیٹ کاشت کی وجہ سے اوسط پیداوار کم نہ ہو۔ اسی طرح دوسری فصلوں کو بھی سفارش کردہ وقت پر ہی بونا چاہئے۔

پودوں کی تعداد دوسرا عمل جو فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ کھیتوں میں پودوں کی تعداد سفارش کردہ تعداد کے برابر ہو اور یہ کلیہ صرف گندم کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر فصل پر لاگو ہوتا ہے۔ ویسے بھی بالکل سادہ سی بات ہے کہ اگر فی ایکڑ پودوں کی تعداد سو ہونی چاہئے۔ تاکہ صحیح پیداوار حاصل ہو سکے تو آپ دیگر عوامل کو چاہے کتنا بھی بڑھا لیں یا اچھی طرح استعمال کریں آپ 50 پودوں سے وہ نتیجہ حاصل نہیں کر سکتے جو آپ چاہتے ہیں۔ اس لئے اس بات پر قابو پانے کے لئے کھیت اچھی طرح تیار کریں۔ شرح بیج کو کم از کم پندرہ فی صد اس مقدار سے زیادہ رکھیں جو عام طور پر بتائی جاتی ہے کیونکہ ہمارے ملک میں اکثر اعلیٰ کوالٹی کا بیج دستیاب نہیں ہوتا۔ اور محکمانہ طور پر جو مقدار بتائی جاتی ہے وہ بہترین کوالٹی کے بیج کو مدنظر رکھ کر مقرر کی جاتی ہے جبکہ عملی طور پر ایسا بیج عام طور پر ملنا ممکن نہیں ہوتا ہے۔

پس دوسری ضروری بات یہ ہے کہ اپنی فصل میں سفارش کردہ بیج سے دس یا پندرہ فی صد بیج زیادہ استعمال کریں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی تیسرا زرعی عمل جڑی بوٹیوں کی بروقت تلفی ہے۔ ہماری فصلوں میں جڑی بوٹیوں کی بہتات ہوتی ہے جو زمین کی زرخیزی، پانی اور دھوپ جیسے ضروری عناصر میں فصلوں کی حصہ دار بن جاتی ہیں اور فصل کی اوسط پیداوار کو تیس سے 50 فیصد تک گھٹا دیتی ہیں۔ اس لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے از حد ضروری ہے۔ تاکہ فصل ان جڑی بوٹیوں سے پہنچنے والے نقصان سے محفوظ رہے۔ دوسرا امر اس سلسلے میں یہ ہے کہ جڑی بوٹیوں کو فصل کی بوائی کے بعد چار پانچ ہفتے کے اندر اندر تلف کر دینا چاہئے۔ ورنہ بعد میں اس تلفی کا اتنا فائدہ نہیں ہو گا۔ لہٰذا جڑی بوٹیوں کی تلفی نہایت ضروری ہے بلکہ بہت جلدی بھی ضروری ہے۔

جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کے لئے زرعی عوامل بہتر ہو گا کہ جڑی بوٹیوں کو زرعی عوامل کے ذریعے تلف کیا جائے مثلاً راؤنی کا پانی لگانا اور وتر آنے پر ہل چلانا، زیادہ بیج استعمال کرنا، بار بار گوڈی کرنا، گندم میں پہلے اور دوسرے پانی کے بعد بار ہیرو کا استعمال کرنا۔ لائنوں میں بوئی ہوئی فصلوں میں ترچھالی یا

باقی صفحہ 7 پر

واقفینِ نو کی خبریں

نارووال شہر مورخہ 14 مارچ بروز ہفتہ بیت الذکر نارووال شہر میں لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم چوہدری خورشید انور صاحب امیر ضلع نارووال نے دعا کے بعد ذریعہ لنگویج سنٹر کا افتتاح فرمایا۔ لینگویج سنٹر میں عربی اور سپینش زبان سکھائی جایا کرے گی۔ اس پروگرام میں 15 واقفین نو 12 والدین اور 4 ٹیچرز نے شمولیت کی۔

ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ مورخہ 3-اپریل بروز جمعہ- المبارک ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ میں مکرم رفیق احمد صاحب بٹ سیکرٹری ضلع سیالکوٹ نے لینگویج سنٹر کا افتتاح کیا اس میں گیارہ واقفین نو اور ان کے والدین نے شمولیت کی۔

L-6/11 ضلع ساہیوال مورخہ 19-اپریل بروز اتوار L-6/11 ضلع ساہیوال میں لینگو سنٹر کا افتتاح مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب صدر جماعت نے کیا اس میں 12 واقفین نو اور والدین نے شمولیت کی عربی زبان سکھائی جائے گی مکرم ریاض احمد صاحب ڈوگر مربی سلسلہ کو کلاس کا انچارج مقرر کیا گیا۔

شوکت آباد کالونی ضلع شیخوپورہ مورخہ 19-اپریل بروز اتوار شوکت آباد کالونی ضلع شیخوپورہ میں عربی زبان سکھانے کے لئے لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم نوید احمد سعید مربی سلسلہ وکالت وقف نو نے کیا اس میں 10 واقفین نو اور ان کے والدین نے شمولیت کی۔

کریم نگر فیصل آباد مورخہ 19-اپریل بروز اتوار بعد نماز عصر حلقہ کریم نگر فیصل آباد میں عربی زبان سکھانے کے لئے لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم چوہدری غلام دستگیر امیر ضلع فیصل آباد نے فرمایا اس میں 50- واقفین نو اور والدین نے شمولیت کی یہ کلاس ہر ہفتہ میں جمعہ اور اتوار کو ہوا کرے گی۔

سمن آباد فیصل آباد شہر مورخہ 26-اپریل بروز اتوار حلقہ سمن آباد فیصل آباد میں لینگویج سنٹر کا افتتاح مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے کیا اس سنٹر کے نگران مکرم حافظ احمد انور قریشی مقرر ہوئے۔

سالانہ اجلاسات

واقفین نو حلقہ درگانوالی مورخہ 19-اپریل بروز اتوار حلقہ درگانوالی ضلع سیالکوٹ کا تیسرا سالانہ اجلاس احمدیہ بیت الذکر بھڈال میں منعقد ہوا۔ حلقہ کے 31 واقفین نو میں سے 26 واقفین اور ، ، والدین 63 دیگر خواتین واحباب نے شمولیت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب سیکرٹری وقف نو نے افتتاحی خطاب کیا بعد ازاں واقفین نو کے علمی ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ننھے منے واقفِ نو عزیزم بلال احمد طاہر نے ادا کئے اختتامی تقریب میں محترم امیر صاحب حلقہ ڈاکٹر عارف محمود صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور والدین کو نصائح سے نوازا دعا کے ذریعہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

واقفین نو حلقہ سمبڑیال مورخہ 24-اپریل بروز جمعہ- المبارک حلقہ امارت سمبڑیال کے واقفین نو کا تیسرا سالانہ اجلاس کوٹ کرم بخش میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد رفیق احمد اور سیکرٹری وقف نو نے چند نصائح کیں بعد ازاں مکرم چوہدری الطاف حسین صاحب امیر حلقہ سمبڑیال نے دعا کے ذریعہ اجلاس کا افتتاح فرمایا بعد ازاں پروگرام کے مطابق علمی ورزشی مقابلے کروائے گئے جس میں بچوں نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا اس اجلاس میں حلقہ کے 46 واقفین نو میں سے 32 واقفین نو 40 والدین اور دیگر 137 احباب شامل ہوئے۔ اختتامی تقریب میں مکرم امیر صاحب حلقہ نے بچوں میں انعامات تقسیم کئے اور چند نصائح کے بعد اختتامی دعا کروائی۔

واقفین نو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ 26-اپریل بروز اتوار ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پہلا سالانہ اجلاس بیت الذکر احمدیہ گوجرہ میں منعقد ہوا ضلع بھر کے 63 واقفین نو میں سے 60 واقفین نو اور ان کے والدین نے شمولیت کی پروگرام صبح ساڑھے دس بجے تا ایک بجے تک منعقد ہوا۔ بچوں نے دلچسپی سے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے اختتامی تقریب سے خطاب فرمایا اور بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس سارے پروگرام کی ریکارڈنگ M.T.A کی ٹیم نے کی۔

عیادت مریضاں دارالرحمت شرقی (ب) اور شکور پارک کے واقفین نو نے مورخہ 5-اپریل بروز اتوار فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کی عیادت کی۔ اس پروگرام میں 30 واقفین نو سیکرٹری صاحب وقف نو اور نگران ٹیچرز نے شمولیت کی۔

شجرکاری مورخہ 23 مارچ بروز پیر واقفین نو ضلع مردان مکرم ریاض الدین صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع کی قیادت میں چارسدہ روڈ میں واقع ایک گاؤں گئے وہاں 50 کے قریب پودے لگائے گئے شجرکاری کے بعد تلاوت نظم کے بعد کرکٹ کھیلی گئی سب پروگراموں میں بچوں نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

(وکالت وقف نو)

★......★......★......★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

آصف محمود ابن رانا غفور احمد بھوڑ چک 18 شیخوپورہ

عامر مقصود ابن رانا غفور احمد بھوڑ چک 18 شیخوپورہ

شہباز احمد ولد شہادت احمد

طاہر شکور ابن عبد الشکور بھوڑ چک 18 شیخوپورہ

شمس ندیم ضیاء ابن مبارک احمد بھوڑ چک 18 شیخوپورہ

میمونہ شکور بنت عبد الشکور بھوڑ چک 18 شیخوپورہ

سعیدہ پردین بنت محمود احمد منہاس بھوڑ چک 18 شیخوپورہ

ثناء شاہد بنت ملک شاہد جیکب آباد سندھ

مدثر احمد ابن عبد الستار چیمہ احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ

مباہل احمد ابن منصور احمد حیدر آباد

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع سرگودھا کا اکلوتا بیٹا جو وقف نو میں شامل ہے۔ اکثر بیمار رہتا ہے۔

○ مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب آف لندن کے گلے کا 24۔ اپریل 98ء کو نہایت پیچیدہ دس گھنٹے تک کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب حال کراچی کی طبیعت ٹھیک ہو گئی تھی لیکن اب پھر طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ محترم مولانا صاحب کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ ان سب کے لئے احباب دعا کریں۔

ضروری اعلان

○ بیرون از پاکستان مضمون یا اعلان وغیرہ بھیجنے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ایسی تمام چیزیں اپنے امیر صاحب کی معرفت بھجوایا کریں۔

(ادارہ)

لقمان احمد باجوہ ابن محمد بوٹا باجوہ لاہور

عافیہ رحمٰن بنت شیخ عقیل الرحمان جرمنی

محسن محمود اعوان ابن زاہد محمود چک نمبر 46 شمالی سرگودھا

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں
ڈسپنسر کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈسپنسر کی ایک آسامی خالی ہے۔ ایسے احباب جو خدمت کا شوق رکھتے ہیں اپنی اسناد اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لے کر مورخہ 13 مئی 1998ء کو انٹرویو کے لئے ایڈمنسٹریٹر کے دفتر میں پہنچ جائیں۔

دوران سروس ان کی 3220-60-2020 تنخواہ اور مبلغ 500 ماہوار الاؤنس ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضروری اعلان

○ محترم ملک صلاح الدین صاحب مولف ..... احمد تحریر فرماتے ہیں۔

محترم خانمیر خاں صاحب باڈی گارڈ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی سیرۃ کے بارے تاثرات اور تاریخی تصاویر (اخراجات ادا کر کے) مطلوب ہیں۔

(ملک صلاح الدین مولف..... احمد معرفت خدمت درویشان ربوہ

شازیہ نیم بنت محمد نسیم گھنوکے جہ ضلع سیالکوٹ

بقیہ صفحہ 6

کلٹی ویٹر چلانا وغیرہ غرضیکہ جہاں تک ہو سکے دوائیوں کا استعمال کم کریں۔ ان کے مضر اثرات اب اتنے ظاہر و باہر ہو گئے ہیں کہ ان سے جتنا بچا جائے بہتر ہے۔

شروع میں مثال گندم کی دی گئی تھی لیکن یہ مثال تمام فصلوں پر صادق آتی ہے۔ ہر فصل کے لئے وقت پر کاشت پودوں کی سفارش کردہ تعداد کو پورا رکھنا اور جڑی بوٹیوں کا بروقت اور مکمل تلف کرنا آپ کی پیداوار میں اس قدر اضافہ کر دے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔

تجربہ شرط ہے ذرا کر کے دیکھیں

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : مئی-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

غروب آفتاب پیر 12 مئی	6-59
طلوع آفتاب منگل 13 مئی	5-10

عالمی خبریں

افغانستان میں طالبان اور احمد شاہ مسعود کی فوجوں کے درمیان لڑائی میں مزید شدت پیدا ہو گئی ہے۔ لڑائی میں فریقین نے ایک دوسرے کے ٹھکانوں پر شدید گولہ باری کی۔

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے مجوزہ واشنگٹن کانفرنس ملتوی کر دی گئی ہے۔

آٹھ بڑے **صنعتی ممالک** کے گروپ جی 8 نے طالبان اور شمالی اتحاد پر زور دیا ہے کہ جنگ ختم کر کے مذاکرات کریں۔ اور ہمسایہ ممالک افغان دھڑوں کو اسلحہ کی فراہمی معطل کر دیں۔

بنگلہ دیش میں ٹرینوں کے تصادم میں 17- افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

انڈونیشیا میں مشتعل طلباء نے ایک پولیس افسر ہلاک کر دیا ہے۔

بوسنیا میں ایک بڑی قبر سے مسلمانوں کی 186 نعشیں ملی ہیں۔ بوسنیا کے تین ہزار مسلمانوں نے وزیر اعظم حارث سلاجک کی قیادت میں ان کی نماز جنازہ ادا کی ہے۔

عراق نے امریکہ کو "مہذب مذاکرات" کی پیشکش کی ہے۔

ترکی میں فوج نے 150 کردوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا ہے۔

چین نے امریکہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ کسی کو ایٹمی ٹیکنالوجی نہیں دیں گے۔

بھارتی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ چین کے خلاف اپنے بیان پر قائم ہوں۔ بھارت کی سلامتی کو چین سے خطرہ ہے سرحد پر فوج بڑھا دینی چاہئے بی بی سی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم واجپائی ایسا منہ زور وزیر دفاع نہیں چاہیں گے جو دوست بننے والے ممالک کو دشمن بنانے پر تلا ہو۔ بھارتی چیف آف آرمی سٹاف نے وزیر دفاع کے بیان پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔

بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان میں سمگلنگ کا سامان ریڑھیوں پر بھی فروخت ہوتا ہے۔ سمگلنگ عام ہے۔ کوئٹہ کے بازاروں میں ہر وقت 3'4 ارب کا سامان موجود رہتا ہے۔ اینٹی سمگلنگ سٹاف اپنی ناقص کارکردگی کی وجہ وسائل کی کمی قرار دیتا ہے۔ کسٹم نے 6 ماہ میں 39- ارب کی اشیاء ضبط کیں جو سمندر میں قطرے کے برابر ہے۔

ملکی خبریں

بشپ ڈاکٹر جان جوزف کو کیتھولک چرچ فیصل آباد کے احاطہ میں دفن کر دیا گیا۔ اس موقع پر ملکی غیر ملکی پریس حکومتی اور بعض غیر ممالک کے نمائندے بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ مسیحی تنظیموں نے احتجاج کرتے ہوئے متعدد دوکانوں اور مکانوں پر پتھراؤ کیا۔ نعرے بازی کی۔ جھنگ روڈ پر بجے سالک جلوس کی قیادت کرتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ گوجرہ میں مشتعل مظاہرین ریلوے ٹریک پر دھرنا دیا۔ جس سے ٹرینوں کی آمدورفت معطل ہو گئی۔ مظاہرین نے بسوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ کراچی میں بھی بڑی تعداد میں مسیحیوں نے سینہ کوبی کی گاڑیوں اور دوکانوں پر پتھراؤ کیا اسی طرح سرگودھا میں بھی مسیحیوں نے احتجاجی جلوس نکالا۔

فیصل آباد میں ڈاکٹر جوزف کی تدفین کے موقعہ پر چوک گھنٹہ گھر میں خبر پھیلا دی گئی کہ کرسچین ٹاؤن میں قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ کی بے حرمتی کی گئی ہے جس پر سینکڑوں افراد نے کرسچن ٹاؤن پر حملہ کر دیا۔ اور لوٹ مار کے بعد 12 دوکانوں اور مکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ حملہ آوروں کو بھگانے کے لئے آنسو گیس استعمال کی گئی۔ فیصل آباد میں امن وامان کی بحالی کے لئے ڈویژن بھر سے پولیس طلب کر لی گئی ہے۔ 6- افراد زخمی اور متعدد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ پولیس نے شہر کے باہر ہی ناکے لگا کر دیگر شہروں سے آنے والے جلوس روکے۔ مسافر اتار کر بسیں اور ویگنیں قبضہ میں کر لیں۔ خودسوزی کے لئے لاہور جانے والا قافلہ شاہکوٹ کے نزدیک گرفتار کر لیا گیا۔

وفاقی وزیر مذہبی امور راجہ ظفر الحق نے کہا ہے کہ توہین رسالت ایکٹ نہ امتیازی ہے اور نہ کسی کے خلاف۔ یہ منسوخ نہیں ہو گا۔ دو سال قبل گوجرانوالہ میں عوام نے توہین رسالت کرنے والے ایک شخص کو خود ہلاک کر دیا تھا۔ ایسے واقعات سے محفوظ رہنے کے لئے ہم نے یہ قانون بنایا۔

امریکہ نے کہا ہے کہ توہین رسالت قانون برداشت نہیں۔ علماء نے امریکہ کے اس مطالبے کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ ہمارے معاملات میں مداخلت نہ کرے۔

اقلیتوں پر ظلم کرنے والے ممالک کے خلاف امریکہ پابندیاں عائد کرے گا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ توہین رسالت قانون ذاتی رنجش اور مذہب کے نام پر شر انگیزی کے لئے ناجائز طور پر استعمال سے روکنا ضروری ہے۔ غلط الزام لگانے والے کو بھی سزا ملنی چاہئے۔

احراری رہنماؤں نے کہا ہے کہ امریکی صدر بل کلنٹن اور پوپ پال کی خود کشی پر بھی توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کی اجازت نہیں دیں گے۔ امریکی دباؤ بلاجواز ہے۔

وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف ایکو کانفرنس میں شرکت کے لئے الماتا روانہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایکو کانفرنس میں کشمیر کی صورتحال اور افغانستان میں قیام امن کے لئے پاکستان کی کوششوں سے آگاہ کروں گا۔ وزیر اعظم اپنے دورہ قازقستان کے دوران ایکو کانفرنس کے رکن ممالک کے سربراہوں سے بھی ملاقات کریں گے۔

ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری نے کہا ہے کہ حکومت فوجی قیادت کو متنازعہ بنانا چاہتی ہے۔

حکومتی اقتصادی ماہرین نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ممکن نہیں۔

تحریک جعفریہ کوٹ ادو کے رہنما کو دہشت گردوں نے ہلاک کر دیا ہے۔

گوجرانوالہ میں بلدیاتی امیدوار کے جلوس پر فائرنگ سے 30- افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

مری میں گزشتہ دس روز سے معمولات زندگی معطل ہیں۔ مشتعل مظاہرین نے پانی کی پائپ لائن بند کر دی۔ شہر اور مضافات میں فوج گشت کر رہی ہے۔ شہر میں اجناس کی قلت پیدا ہو گئی ہے۔

وزیر اعظم نے کہا ہے کہ 9 کمپنیوں کو سستی بجلی پر منوالیا ہے۔ باقی کمپنیوں کو بھی موقع دیا ہے کہ وہ نرخوں میں کمی کریں۔ اوپر کی سطح پر کرپشن ختم کر دی ہے نچلی سطح پر بھی کی جائے گی۔

محکمہ تعلیم پنجاب نے سرکاری پرائیوٹ تعلیمی اداروں کے اوقات کار کا شیڈول مرتب کیا ہے۔ جس کے مطابق تعلیمی اداروں کے اوقات صبح 30-7 سے لے کر 30-1 بجے تک اور جمعہ کے روز 30-7 سے لے کر 00-12 بجے تک رہیں گے۔ اور پنجاب بھر کے تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی تعطیلات 16 جون سے 31- اگست تک ہوں گی۔ جبکہ پہاڑی علاقوں میں یہ تعطیلات دسمبر سے فروری تک ہوں گی۔

ضرورت انسپکٹر اور محررین

○ نظامت مال وقف جدید میں دو محررین اور ایک انسپکٹر مال کی آسامی کیلئے میٹرک پاس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے احباب کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست مع تعلیمی سرٹیفکیٹ اور دیگر ضروری کوائف امیر صاحب جماعت / صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ 15- مئی تک دفتر کو بھجوادیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

پلاٹ برائے فروخت
ایک پلاٹ محلہ دارالفتوح میں رقبہ ایک کنال برائے فروخت ہے۔
رابطہ : شوکت علی ولد چوہدری محمد علی ظفر
16/15 دارالصدر ربوہ
212833

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔
Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
ٹیسٹ میچ سے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں کی جاتی
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان : 212837
رہائش : 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
آفس : 212764
گھر : 211379

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
• حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطلب میں موجود ہوں گے۔
214338
منیجر مطب حمید 49 ٹیل فیصل آباد روڈ
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

پتہ بیرونڈ